۸۰ - انواع پر مشتمل عُلوم و مَعارفِ قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الإتقان في علوم القرآن

اردو

فہمِ قرآن کے لیے اہم اور بُنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۹ھ ——— ۹۱۱ھ

اِدارہ اِسلامیات

۱۹۰ انارکلی لاہور

۷۲۴۳۹۹۱ — ۷۳۲۴۴۱۲ — ۷۳۵۳۲۵۵

فیکس: ۷۳۲۴۷۸۵ - ۰۴۲ - ۰۹۲

۸۰- انواع پر مشتمل علوم و معارفِ قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الإتقان
في علوم القرآن

حصہ دوم

فہمِ قرآن کے لیے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۹ھ ——— ۹۱۱ھ

یہ جواہر پارہ علامہ سیوطیؒ نے صدہا کتب کے وسیع و عمیق مطالعہ کے بعد ترتیب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اُمتِ مسلمہ کے تمام طبقات میں قبولیتِ عامہ نصیب فرمائی اور آج قرآنِ حکیم کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ طالب اس عظیم کتاب کا محتاج ہے۔ جناب مولانا محمد حلیم صاحب انصاری کے قلم سے اس کا مستند اردو ترجمہ تزئین و ترتیب کے ساتھ پیشِ خدمت ہے

اِدارۂ اسلامیات لاہور

پہلی بار عکسی طباعت	ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ، اگست ۱۹۸۲ء
باہتمام	اشرف برادران سلّمہم الرحمٰن
ناشر	ادارۂ اسلامیات ، لاہور
طباعت	نفیس پرنٹرز ، لاہور
ضخامت جلد دوم	کل صفحات بمع فہرست مضامین ۵۴۴
قیمت کامل سیٹ	۲ جلد مجلّد روپے

ملنے کے پتے

إدارۂ اسلامیات، ۱۹۰۔ انارکلی لاہور نمبر ۲
دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی نمبر ۱
اِدارۃ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم، دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

ستاسٹھویں نوع (۶۷)
قرآن کی قسمیں

اڑسٹھویں نوع (۶۸)
قرآن کا جدل (طرز مجادلہ)

اُناسویں نوع (۶۹)
قرآن میں کونسے اسماء کنیتیں اور القاب واقع ہیں

"لَدِیغ" (مار گزیدہ) کو سلیم کہا جاتا ہے۔

(۲۴) عیسیٰ علیہ السلام: ابن مریمؑ بنتِ عمران۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ اُن کے حمل میں رہنے کی مُدت ایک ساعت تھی اور کہا گیا ہے کہ وہ تین ساعتیں حمل میں رہے۔ پھر ایک قول چھ ماہ اور دوسرا قول نو ماہ تک حمل میں رہنے کا بھی ہے۔ اُن کی والدہ مریمؑ ان کی ولادت کے وقت دس سال کی اور بہ قول بعض پندرہ سال کی تھیں۔ عیسیٰؑ آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔ رَفع (آسمان پہ اُٹھائے جانے) کے وقت اُن کی عمر **۳۳ سال** تھی اور حدیثوں میں آیا ہے کہ وہ پھر آسمان سے اُتریں گے، دجّال کو ماریں گے، شادی کریں گے، اُن کے اولاد ہوگی، وہ حج کریں گے اور رُوئے زمین پر سات سال تک ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے برابر حجرۂ صدیقہؓ میں مدفون ہوں گے۔ حدیث صحیح میں اُن کا حُلیہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ وہ متوسط القامتہ اور سُرخ و سفید ہیں۔ ان کی شباہت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کسی حمام سے بر آمد ہوئے ہیں۔ عیسیٰ عبرانی یا سُریانی اسم ہے۔

فائدہ: ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا "نبیوں میں سے بجز حضرت عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نہیں تھا جس کے دو نام ہوئے ہوں"۔

(۲۵) محمد صلی اللہ علیہ وسلم: قرآن میں آپ کے بکثرت نام لئے گئے ہیں۔ ازاں جملہ دو نام محمدؐ اور احمدؐ ہیں۔

فائدہ: ابن ابی حاتم نے عمرو بن مُرّہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا "پانچ نبیوں کا نام اُن کے عالمِ وجود میں آنے سے قبل ہی رکھ دیا گیا ہے:

۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم، قولہ تعالیٰ "وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ" میں "احمدؐ" ہے۔

۲۔ یحییٰ علیہ السلام، قولہ تعالیٰ "إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ" میں "یحییٰ" نام ہے۔

۳۔ عیسیٰ علیہ السلام، قولہ تعالیٰ "مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ" میں

۴۔ ۵) اسحٰق اور یعقوب علیہما السلام قولہ تعالیٰ "فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ" میں مذکور ہے۔

راغب نے کہا ہے "عیسیٰؑ نے جو بشارت ہمارے نبی کریمؐ کے لئے دی ہے اس میں "احمدؐ" کا لفظ اس بات پر آگاہ کرنے کے لئے خاص طور سے ذکر کیا گیا کہ وہ آنے والا نبی عیسیٰؑ اور ان کے قبل گزر جانے والے تمام انبیا علیہم السلام میں سب سے احمد (زیادہ حمد والا) ہوگا۔

قرآن میں ملائکہ (فرشتوں) کے ناموں میں سے "جبریلؑ" اور "میکائیل" کے نام آئے ہیں اور ان دونوں اسموں کے تلفظ میں کئی لغتیں ہیں:

جِبْرِیل: (جیم اور را کے کسرہ کے ساتھ بغیر ہمزہ کے) **جَبْرِیل:** (فتحہ جیم اور کسرہ را کے ساتھ بلا ہمزہ) **جَبْرَائِیل:** (الف کے بعد ہمزہ لاکر) **جَبْرَایِیل:** (دونوں ہی بغیر ہمزہ کے) **جَبْرَئِیل:** (بغیر الف کے محض ہمزہ اور یا کے ساتھ) اور **جِبْرِیلّ:** (لام مشدد کے ساتھ) اس طرح بھی قرأت میں آیا ہے۔ ابن جنّی نے

کہا ہے کہ "جبرئیل" کی اصل "گوریال" (کوریال) یعنی کثرتِ استعمال اور معرب بنائے جانے کی وجہ سے اس کی صورت بدل کر یہ ہوگئی جو تم دیکھتے ہو۔

میکائیل کی قرأت بغیر ہمزہ کے اور **میکئل** (ہمزہ کے ساتھ) اور **میکال** (الف کے ہمراہ) ہوئی ہے۔
ابن جریرؒ نے عکرمہؓ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا جبریل، عبداللہ اور میکائل، عبیداللہ کے ہم معنی ہیں اور ہر ایک ایسا اسم جس میں ایل کا لفظ ہے وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنیوالے کے معنی میں ہے اور اسی راوی نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا "ایل" عبرانی زبان میں اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں اور ابن ابی حاتم نے عبدالعزیز بن محمدؒ سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ "جبریل" کا اسم خادم اللہ کے معنی رکھتا ہے۔

فائدہ: ابوحیوۃ نے "فَارْسَلْنَا اِلَیْھَا رُوَّحْنَا" تشدید کیساتھ پڑھا ہے۔ ابن مہرآن نے اسکی تفسیر یوں کی ہے کہ روّح مشدد جبریل کا ایک نام ہے۔ اس قول کو کرمانی نے اپنی کتاب "**العجائب**" میں نقل کیا ہے۔ **ہارُوت** اور ماروت بھی ملائکہ کے نام ہیں جو قرآن میں آئے ہیں۔ ابن ابی حاتم نے علیؓ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا "ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں آسمان کے فرشتوں میں سے۔ میں نے ان دونوں فرشتوں کے قصے کو ایک جداگانہ رسالہ میں لکھا ہے۔

الرّعد بھی فرشتہ کا نام قرآن میں آیا ہے۔ ترمذی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "آپؐ ہم کو بتائیں کہ رعد کیا چیز ہے؟" آپؐ نے فرمایا "منجملہ فرشتوں کے ایک فرشتہ اور ابر پر موکل ہے۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کی ہے اس نے کہا رعد ایک فرشتہ ہے جو کہ تسبیح خوانی کرتا ہے۔" اور اسی راوی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اس سے رعد کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے کہا "کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ پاک فرماتا ہے وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ (اور رعد خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتا ہے)۔

برق بھی ایک فرشتہ کا نام قرآن میں مذکور ہے کیونکہ ابن ابی حاتم نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ برق ایک فرشتہ ہے اس کے چار منہ ہیں۔ ایک انسان کا چہرہ دوسرا بیل کا چہرہ، تیسرا گدھ کا چہرہ اور چوتھا شیر کا چہرہ۔ جس وقت وہ اپنی دم کو ہلاتا ہے پس وہی برق (چمک) ہوتی ہے۔

مالک فرشتہ دوزخ کا داروغہ ہے اور سجل بھی ایک فرشتہ ہے۔
ابن ابی حاتم نے ابوجعفر الباقر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا "سجل" ایک فرشتہ ہے اور ہاروت اور ماروت اس کے اعوان (مددگاروں میں سے) تھے"۔ ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا "السجل" ایک فرشتہ ہے۔ السدی سے روایت کی ہے، اس نے کہا "سجل" ایک فرشتہ ہے جو کہ صحیفوں (نوشتوں یا اعمالناموں) پر موکل ہے۔

قعید بھی فرشتہ کا نام ہے کیونکہ مجاہدؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ نام بدیوں کے لکھنے والے فرشتہ کا ہے۔ ابونعیم نے اس قول کی تخریج "کتاب الحلیہ" میں کی ہے۔ اسطرح یہ سب نو فرشتے ہوئے جن کا نام قرآن میں آیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے کئی ایک مرفوع، موقوف اور مقطوع طریقوں سے یہ روایت کی ہے کہ ذوالقرنین بھی منجملہ فرشتوں کے ایک فرشتہ ہے اور اگر یہ قول صحیح ثابت ہو تو اس سے دس کی تعداد مکمل ہو جاتی ہے اور اس کے ماسوا ابن ابی حاتم ہی نے علی ابن ابی طلحہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے قولہ تعالیٰ "یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ" کے بارے میں فرمایا کہ "روح ایک فرشتہ ہے جو کہ تمام فرشتوں میں سے از روئے خلقت (جسم) کے بہت بڑا ہے اور اب فرشتوں کی تعداد گیارہ ہو گئی ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے دیکھا کہ راغب نے اپنی کتاب مفردات میں بیان کیا ہے کہ قولہ تعالیٰ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ" میں جس "سَکِیۡنَۃَ" کا ذکر آیا ہے وہ ایک فرشتہ ہے جو کہ مومن کے دل کو تسکین دیتا اور اس کو امن (یا امن) عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ روایت کی گئی ہے کہ "اِنَّ السَّکِیۡنَۃَ تَنۡطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ" اور اب قرآن میں مذکورہ فرشتوں کے اسماء کی تعداد بارہ ہو گئی۔

صحابہ رضؓ: صحابہؓ کے جو نام قرآن میں آئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں :۔ زید بن حارثہؓ اور السجلؓ اُس شخص کے قول میں جو یہ کہتا ہے کہ السجل رسول اللہ صؐ کے کاتب (منشی اور محرر) کا نام تھا۔ اس روایت کی تخریج ابوداؤد اور نسائی نے ابوالجوزاء کے طریق پر ابن عباسؓ سے کی ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور رسولوں کے علاوہ قرآن میں دوسرے اگلے لوگوں کے یہ نام آئے ہیں : **عمران** : مریمؑ کے باپ اور کہا گیا ہے کہ موسےؑ کے باپ کا بھی یہی نام تھا اور مریم کے بھائی ہارون کے باپ کا نام ہے۔ یہ ہارون موسیٰؑ کے بھائی نہیں ہیں جیسا کہ مسلم کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے اور وہ حدیث کتاب کے آخر میں بیان کی جائے گی۔ اور عزیز اور تبع ایک صالح آدمی تھا۔ جیسا کہ حاکم نے اس کی روایت کی ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ نبی تھے۔ اس بات کو کرمانی نے العجائب میں نقل کیا ہے۔ اور **لقمان** : کہا گیا ہے کہ وہ نبی تھے اور اکثر لوگ اس قول کے مخالف ہیں۔ یعنی لقمان کو نبی نہیں مانتے۔ ابن ابی حاتم وغیرہ نے عکرمہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا "لقمان ایک حبشی غلام تھے اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور سورہ **غافر** میں **یوسف** اور سورۂ مریم کے آغاز میں **یعقوب** کا ذکر آیا ہے وہ دونوں بھی مذکورہ سابق بیان کے مطابق نبی نہ تھے اور اُن کے نام قرآن میں مذکور ہیں۔ اور **تقی** : قولہ تعالیٰ "اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡکَ اِنۡ کُنۡتَ تَقِیًّا" میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک ایسے آدمی کا نام تھا جو کہ مشہور عالم اور زبان زد خلائق تھا۔ یہاں مراد یہ ہے کہ اگر تو نیک چلنی میں تقی کی طرح ہے تو میں تجھ سے پناہ مانگتی ہوں۔ اس بات کو ثعلبی نے ذکر کیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ تقی ایک شخص کا نام تھا جو کہ عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا اور کہا گیا ہے کہ وہ مریم کا ابن عم (چچازاد بھائی) تھا، جبریلؑ ان کے پاس اسی کی صورت میں آئے تھے۔ یہ دونوں قول الکرمانی نے اپنی کتاب "العجائب" میں بیان کئے ہیں۔ قرآن کریم میں منجملہ عورتوں کے ناموں کے صرف ایک نام حضرت مریمؑ کا آیا ہے اور کوئی دوسرا نام مذکور نہیں ہوا۔ اس بات میں ایک نکتہ ہے جو کہ کنایہ کی نوع میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ عبرانی زبان میں مریم کے معنی ہیں خادم اور کہا

یگیا ہے کہ اس کے معنی ہیں وہ عورت جو کہ نوجوانوں کے ساتھ لگاوٹ کی باتیں کرتی ہو۔ یہ دونوں قول کرمانی نے بیان کئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ قولہ تعالےٰ " اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا " میں لفظ بعل ایک عورت کا نام ہے جس کی بہت سے لوگ عبادت کرتے تھے (یعنی دیوی مانتے تھے) یہ بات ابن عسکر نے بیان کی ہے۔ قرآن پاک میں کافروں کے حسب ذیل نام آئے ہیں: **قارُوْن**:۔ یقیصر کا بیٹا تھا اور موسیٰؑ کا چچازاد بھائی جیسا کہ ابن ابی حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ **جالوت اور ہامان** اور **بُشریٰ** جو سورۂ یوسف میں ذکر کئے گئے ہیں۔ وارد (کنوئیں پر آنے والے) نے پکار کر " یٰبُشْریٰ هٰذَا غُلَامٌ " کہا تھا۔ یہ السدی کا قول ہے اور اس کی تخریج ابن ابی حاتم نے کی ہے۔ **آزر** یعنی ابراہیمؑ کے والد کا نام بھی اسی باب سے ہے اور کہا گیا ہے کہ اُس کا نام تارح تھا اور آزر لقب تھا۔ ابن ابی حاتم نے نے ضحاک کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا " ابراہیمؑ کے باپ کا نام، آزر نہ تھا۔ بلکہ اُس کا نام تارح تھا اسی راوی نے عکرمہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا آزر کے معنی ہیں صنم (بت)" اور مجاہد سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا " آزر ابراہیمؑ کے باپ نہ تھے۔ از اں جملہ ایک نام النَّسِیْءُ بھی ہے:۔

ابن ابی حاتم نے ابی وائل سے روایت کی ہے کہ اُس نے بیان کیا " بنی کنانہ کے قبیلہ سے ایک آدمی النّسیءُ نامی گزرا ہے وہ ماہِ محرم کو ماہِ صفر بنا دیا کرتا تھا تاکہ اس طرح سے لوٹ مار کے مال کو حلال بنا سکے۔ قرآن میں جنّات کے ناموں سے اُن کے جدِّ اعلیٰ ابلیس کا نام آیا ہے۔ اس کے نام پہلے عزازیل تھا۔ ابن ابی حاتم وغیرہ نے سعید بن جبیر کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا " اُس کا نام پہلے عزازیل تھا " ابن جریرؒ نے السدی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا " ابلیس کا نام حارث تھا " بعض علماء نے کہا ہے کہ عزازیل کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی الحارث) اور ابن جریرؒ وغیرہ نے ضحاک کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا " ابلیس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اُس کو ہر ایک بہتری کی طرف سے بالکل مُبلس یعنی مایوس کر دیا ہے۔ ابن عسکر نے کہا ہے کہ ابلیس کے نام کے بارے میں " قرۃ " کا لفظ بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس قول کو الخطابی نے بیان کیا ہے۔ ابلیس کی کنیت ابو بکر دوس ہے اور کہا گیا ہے کہ " ابو قرۃ " اور بہ قول بعض " ابو مرہ " اور ایک قول میں " ابو لبینیٰ " بیان کی گئی ہے۔ یہ اقوال السہیلی نے کتاب " روض الانف " میں ذکر کئے ہیں۔ قبائل کے ناموں کی قسم سے قرآن میں یاجوج، ماجوج، عاد، ثمود، مدین، قریش اور روم کے نام آئے ہیں۔ اقوام کے اسماء جو کہ دوسرے اسموں کی طرف مضاف ہیں وہ یہ ہیں:۔ قومِ نوح، قومِ لوط، قوم تبع، قومِ ابراہیم اور اصحاب الایکۃ۔ اور کہا گیا ہے کہ اصحاب الایکہ ہی مدین ہیں اور اصحاب الرس قومِ ثمود کے باقی لوگ ہیں۔ یہ بات ابن عباسؓ نے کہی ہے۔ عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ وہ اصحاب یاسین ہیں۔ قتادہؒ نے